بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

اللہ ٹی — روشن دین تنویر

یومِ سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴ / ۱۹	۱۶ نبوت ۱۳۴۴ ہش	۲۱ رجب ۱۳۸۵ھ ۱۶ نومبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۶۴

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی قرار دادِ تعزیت

"ہم جملہ ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اپنے پیارے اور محسن امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ کی المناک وفات پر دلی رنج و غم اور گہرے صدمہ کا اظہار کرتی ہیں۔

حضور رضی اللہ عنہ کا مقام حضور کے عظیم الشان کارنامے اور حضور کے احسانات کو دیکھتے ہوئے جو نصف صدی سے بھی زیادہ عرصہ تک ہم پر جاری رہے حضورؓ کی رحلت ہم میں سے ہر ایک کے لئے ذاتی رنگ میں انتہائی شدید صدمہ کا موجب ہے۔ حضورؓ کے روحانی فیوض و برکات، انسانیت نوازی، عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم و کلام پاک کے تراجم و تفسیر ایک ایسے عظیم الشان انسان کے کارنامے ہیں جس کے پیچھے خود خدائے عظیم و برتر کا ہاتھ تھا جس کی شفقت و مروّت نے لاکھوں انسانی قلوب کو مسخر کیا تھا۔ ہم لجنہ اماء اللہ کی ممبرات خاص طور پر اس وجود باجود کے لئے اشک فشاں ہیں۔ جن کے احسانات کے طفیل ۱۹۲۲ء میں لجنہ اماء اللہ کی یہ عظیم الشان تنظیم قائم ہوئی۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے جملہ افراد اور بالخصوص حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کے لئے تو یہ سانحہ عظیم دوہرے صدمہ کا موجب ہوا ہے جس کا ہم میں سے ہر ایک کو بشدت احساس ہے۔ ہم اپنے ان واجب الادب و الاحترام بزرگوں سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے گہری ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر مقامات عطا فرماتا چلا جائے اور ہمیں اس صدمہ عظیم کو مومنانہ رنگ میں برداشت کرنے اور حضور کی رحلت کے نتیجہ میں جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں انہیں کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ دامنِ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ہم ہیں جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ نومبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۱۵ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ان دنوں زیادہ ناساز ہے۔ پچھلے دنوں تیز بخار ہو گیا تھا اور خون کے معائنہ میں انفیکشن نکلی تھی۔ اب بخار پہلے کی نسبت کم ہے۔ اور خون کی انفیکشن میں بھی کمی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ربوہ — مورخہ ۱۳ نومبر ہفتہ کی شام کو محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور کی ہمشیرہ محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب مرحوم آف لائل پور اپنی کار میں سرگودھا سے ربوہ تشریف لا رہی تھیں کہ لالیاں کے قریب موٹر ایک ٹرک سے ٹکرا گئی۔ اس حادثہ میں کار کے ڈرائیور غلام محمد صاحب وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب اور موٹر میں سوار ان کے جملہ عزیز زخمی ہو گئے ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ کی تین پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ ان کی صاحبزادی البشریٰ ممتاز حسن نیز محترم شیخ بشیر احمد صاحب کے ایک بھانجے شیخ عبد القدیر صاحب ایک بھانجی نصرت نسرین صاحبہ، اور ایک بھتیجی قیوم نسرین صاحبہ سب کو شدید چوٹیں آئی ہیں اور ہر ایک کے کہیں نہ کہیں فریکچر بھی ہوا ہے۔ علی الخصوص قیوم نسرین صاحبہ کے بازو کی ہڈی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے اور البشریٰ ممتاز صاحبہ کے سر پر بھی چوٹ آنے سے خون بہت زیادہ نکلا ہے۔ جس کی وجہ سے دونوں کی حالت تشویش پیدا کرنے والی ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب کو اور حادثہ میں مجروح ہونے والے ان کے جملہ عزیزوں کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

۱۵ اور ۱۶ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی رات کو ساڑھے گیارہ بجے رات سے سوا دو بجے رات تک ربوہ میں شہری دفاع کی مشق ہو گی اثنائے مشق میں مکمل بلیک آؤٹ ہو گا۔ ہر قسم کی بیرونی روشنیاں گل رہیں گی اور یہ بھی اہتمام کیا جائے گا کہ کمروں کی روشنی۔ دروازوں، کھڑکیوں اور روشندانوں سے چھن کر باہر نہ آئے۔ (چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۶۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَتُبْلَوُنَّ فِيْ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ (پ ۴ - سورۃ ۳ - رکوع ۱۹ آیت ۱۸۶)

خوب کان کھول کر سن لو کہ جانوں اور مالوں میں تمہاری آزمائش ضرور ہوگی۔ اور اہل کتاب اور مشرکین کی طرف سے تم بہت بدگوئی سنو گے۔ لیکن اگر تم نے صبر کیا۔ (یعنی ثابت قدم رہے) اور تقویٰ اختیار کیا۔ تو یہ بہت ہمت کے کام ہیں ÷

صبر اور تقویٰ ہمارا سب سے بڑا سرمایہ ہے

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جو قوم حق کی آواز بلند کرنے کے لئے کھڑی ہوتی ہے اس کو سخت مشکلات اور کٹھن منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کے راستہ میں بڑی بڑی روکاوٹیں ہوتی ہیں جن کو ہٹانا پڑتا ہے۔ یہ راستہ کوئی گلگشت چمن نہیں ہے۔ جو لوگ مشکلات کا سامنا نہیں کر سکتے۔ وہ ادھر رخ ہی نہیں کرتے۔

بات یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ حق کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے اٹھتے ہیں۔ وہ اس وقت کے حالات کے مخالف آواز اٹھاتے ہیں۔ عوام اور خواص ایک خاص طرز زندگی میں آسودہ ہوتے ہیں جو انکو تباہی کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے۔ مگر وہ نہ صرف یہ کہ اسکو محسوس نہیں کر سکتے بلکہ اسی کو اپنی خیر سمجھتے ہیں اور اس کو ذرا سا بدلنا بھی پسند نہیں کرتے۔ وہ اس راستہ کی رنگینیوں میں محو ہوتے ہیں اور شیطان نے انکو ایک نشہ میں سرشار کر رکھا ہوتا ہے۔ جب ایسے حالات میں وہ ایسے لوگوں کی آواز سنتے ہیں۔ جو انکو راہ راست پہ چلنے کے لئے دعوت دیتی ہے۔ تو وہ بوکھلا جاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ آواز ان کے کانوں میں نہ پڑے۔ وہ آواز اٹھانے والوں کا گلا گھونٹ دینا چاہتے ہیں اور جس طرح بھی ہو سکے انکو مٹا دینا چاہتے ہیں۔

آیہ مندرجہ عنوان میں اللہ تعالےٰ نے انہی لوگوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اول تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو ان لوگوں کی اولاد ہوتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے وقت پر حق کی آواز اٹھائی تھی اور جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہنمائی کو قبول کر لیا تھا۔ یہاں الذین اوتوا الکتاب کا اشارہ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرف ہے۔ یہودی اور عیسائی حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ علیہما السلام کے پیرو ہیں۔ تورات اور انجیل اللہ تعالےٰ کی کتابیں ہیں۔ جو ان انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔ یہودی تورات کو اور عیسائی تورات اور انجیل کو خدا کا کلام مانتے ہیں۔ مگر استداد زمانہ سے ان میں بہت سی لفظی اور معنوی تبدیلیاں کر لی گئی تھیں اور انہوں نے دین الٰہی کو بگاڑ کر اپنی خواہشات کے مطابق ڈھال لیا ہوا ہے۔ ان کے علاوہ عرب کے مشرکین تھے جو بتوں کو پوجتے تھے۔

جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں حق کی آواز اٹھائی۔ تو مشرکین مکہ جنہوں نے کعبہ کو نعوذ باللہ بت خانہ بنا رکھا تھا۔ آپؐ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور آپؐ کا ایک خدا کی طرف بلانا انہیں سخت ناگوار گزرا۔ چنانچہ انہوں نے حق کی آواز کو دبانے کے لئے ہر طرح کا جبر استعمال کیا۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بے حد ایذائیں پہنچائیں۔ لالچ دیئے اور جب آپؐ کسی طرح خاموش نہ ہوئے تو آپؐ کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اسی طرح انہوں نے آپؐ کے ماننے والوں کو سخت ایذائیں دیں یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہجرت کرنی پڑی مگر یہ مشرکین پھر بھی نہ رکے۔ چنانچہ مدینہ منورہ پر جہاں آپؐ نے اور صحابہ کرامؓ نے ہجرت کر کے سکونت اختیار کی تھی چڑھائیاں کیں۔

مدینہ منورہ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مومنین کو مشرکین عرب کے علاوہ اہل کتاب یعنی یہودیوں سے بھی واسطہ پڑا جو ایک مکار اور سخت متعصب قوم ہے۔ اس طرح مسلمانوں کے مصائب دوگونہ ہو گئے۔ ایک طرف تو مشرکین تھے جو بار بار فوج کشی کر رہے تھے اور دوسری طرف یہودی تھے جو ان کے درپئے آزار تھے۔ تیسری طرف خود اہل مدینہ میں سے منافقین کا ایک گروہ پیدا ہو گیا تھا جو بظاہر تو مسلمان ہو گئے تھے۔ مگر وہ مدینہ میں مہاجرین کی موجودگی پسند نہیں کرتے تھے۔ اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ الغرض یہاں مسلمانوں کو ان تین گروہوں سے مقابلہ کرنا تھا۔

آیہ محولہ بالا میں یہودیوں اور مشرکین کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ لوگ اکثر ظاہراً دشمن تھے اور مسلمانوں کی ایذا دہی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو خطاب کر کے فرماتا ہے۔ کہ یہ دونوں گروہ تم کو جان و مال کا سخت نقصان پہنچائیں گے۔ یہ ضرور ایسا کریں گے کیونکہ وہ حق کی آواز کو دبا دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان سے تمہیں ضرور نقصانِ جان اور نقصانِ مال اٹھانا پڑے گا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ان کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاؤ اور پکے ارادہ سے اور صبر سے کام لو۔ یہ لوگ طرح طرح کی ایذا دہی کی باتیں کریں گے۔ جو تم کو ضرور سننی پڑیں گی۔ تاہم تمہارا کام یہ ہے کہ تم صبر سے کام لو اور استقامت دکھاؤ۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو بتایا ہے کہ اسلام کا راستہ اختیار کرنا آسان نہیں ہے۔ اگر تم اس راستہ پر چلنا چاہتے ہو تو پھر مخالفت کے لئے بھی تیار ہو جاؤ اور خواہ تمہیں مخالفین سے کیسی بھی باتیں سننی پڑیں تم صبر سے کام لو اور عزم بالجزم سے اپنا کام کئے جاؤ۔ صبر کا پھل عزم اور استقامت ہی ہوتا ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ مسلمانوں پر ایسے بہت سے وقت آئے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جوں جوں اسلام دنیا میں پھیلتا گیا ہے۔ توں توں نئے نئے مصائب ان کے لئے پیدا ہوتے رہے ہیں۔ شرک و کفر بار ہا اپنی قوتیں مجتمع کر کے مسلمانوں پر حملہ آور ہوتا رہا ہے۔ اور یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ اگرچہ مسلمانوں کو مخالفوں سے سخت سے سخت ایذائیں برداشت کرنی پڑیں مگر اسلام روز بروز ترقی ہی کرتا چلا گیا ہے اور مسلمان ہمیشہ آخر میں کامیاب ہوتے رہے ہیں اور اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمان ایسے حالات میں اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتے رہے ہیں اور صبر و استقامت سے کام لیتے رہے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کو اکثر سخت جان و مال کا نقصان اٹھانا پڑا۔ بلکہ بعض وقت تو سلطنتوں سے ہاتھ دھونا پڑا ہے جیسا کہ تاتاریوں کی یورش میں ہوا۔ مگر مسلمانوں نے اپنے ارادوں کو کبھی کمزور نہیں ہونے دیا۔ اور اسلام کا علم بلند کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ یورشِ تاتاری کو ہی لے لو۔ بغداد کی گلیوں میں مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہایا گیا تھا۔ مگر ترکوں کی ایک نسل بھی گزرنے نہ پائی تھی کہ وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ مسلمان اہل علم حضرات بے دین ترکوں میں گھس گئے اور ان کو اسلام کا پیغام پہونچانے لگے۔ یہ عظیم الشان عزم الامور کا کارنامہ تھا۔ وہی لوگ جنہوں نے مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہا دی تھیں۔ اب اسلام کے لئے اپنا خون بہانے کے لئے تیار ہو گئے۔ چنانچہ یہ ترک ہی تھے جنہوں نے صلیبی جنگوں میں سارے یورپ کی افواج کا منہ پھیر دیا۔ اور انہیں ایسی شکست فاش دی کہ پھر کبھی انہوں نے نظر اٹھا کر بھی اسلامی ممالک کی طرف نہ دیکھا۔

آج پھر یورپ نئی قوتیں اور نئے ساز و سامان نئے علوم اور نئے ارادوں سے چاروں طرف سے اسلام پر حملہ آور ہے۔ اس وقت بظاہر مسلمان اقوام واقعی کمزور ہیں اور یورپ اور مغربی اقوام امریکہ وغیرہ کی صورت میں بت پرست اور مشرک اقوام کو ساتھ لے کر اسلام کو مٹا دینے کے لئے زور لگا رہی ہے۔ مسلمانوں کے خلاف طرح طرح کے مکر۔ فریب اور مادی طاقتوں کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ مگر اسلام کا خدا اب بھی زندہ خدا ہے۔ وہ آسمان پر اہل کتاب اور مشرکین کے ہتھکنڈے دیکھ رہا ہے۔ اور مسلمانوں سے پھر اسی انداز سے خطاب کر رہا ہے کہ

اے مسلمانو! جانوں اور مالوں میں تمہاری آزمائش ضرور ہوگی۔ اور اہل کتاب اور مشرکین کی طرف سے تم بہت دکھ دینے والی باتیں سنو گے۔ لیکن اگر تم نے صبر کیا (یعنی ثابت قدم رہے) اور تقویٰ اختیار کیا تو یہ بہت ہمت کے کام ہیں۔

ہندوستان نے جو پاکستان پر جارحانہ حملہ کیا ہے۔ یہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ کشمیر میں ہندوستان جو مظالم ڈھا رہا ہے وہ اسی منصوبہ کی تکمیل کر رہا ہے۔ خود ہندوستان میں مسلمانوں کا قتل و غارت جو ہو رہا ہے۔ وہ مشرکین کے ناپاک ارادوں ہی کی وجہ سے ہے۔ امریکہ۔ برطانیہ وغیرہ اقوام جو اسلحہ وغیرہ ہندوؤں کو دیتے ہیں۔ ان کی غرض بھی یہی ہے کہ ہندو پاکستان کے مسلمانوں کو ان سے تباہ کروا دیں۔ یہ ایک بہت بڑی سازش ہے جو عیسائیوں یہودیوں اور مشرکین نے اسلام کے خلاف کی ہوئی ہے۔ عرب ممالک کے دل میں اسرائیل کا قیام اسی سازش کا نتیجہ ہے۔

الغرض آج اسلام چاروں طرف سے شیطانی قوتوں کے گھیرے میں آیا ہوا ہے اور مسلمانوں کو جو مال و جان کے ضیاع کا جو نقصان پہنچ رہا ہے۔ یہ ابتلاء ہے۔ اس کا مقابلہ مسلمانوں کو صبر و استقامت سے کرنا ہے۔ ہمیں تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے اور ہمیں اپنی خداداد طاقتوں کو مجتمع کر کے ایک گرہ دے رکھنا چاہیئے جو کسی کی شان کے شایاں ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی بیعت لازمی ہے

احباب جماعت کو بیعت کی برکات سے جلد مستفید ہونا چاہیئے

(محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

بیعت وہ روحانی پیوند ہے جو بیعت کرنے والے اور اس بزرگ انسان کے درمیان قائم ہوتا ہے جس کی بیعت کی جاتی ہے۔ عقائد کو تسلیم کرنے اور خیالات و نظریات کو اپنانے کے اظہار کا روحانی طریق بیعت ہے۔ بیعت کے لفظی معنے بیچ دینے کے ہیں بیعت کنندہ صدق دل سے اقرار کرتا ہے کہ وہ دین اور دین کی ضروریات کے لئے اس برگزیدہ انسان کے احکام کی پوری پوری پابندی کرے گا اور اپنی جان اور اپنا مال راہ خدا میں دینے سے دریغ نہ کرے گا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کی بیعت کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ بیعت اس وقت بھی ہوتی تھی جب کوئی شخص کفر سے نکل کر شروع میں اسلام میں داخل ہوتا تھا۔ اور اس وقت بھی اس بیعت کی تجدید کی جاتی تھی جب کوئی اہم اور غیر معمولی واقعہ درپیش ہوتا تھا۔ اسلام میں داخلہ کی بیعت کا ذکر سورہ ممتحنہ میں آیا ہے اور جنگ کے موقعہ پر بیعتِ تجدید لینے کا بیان سورۃ الفتح میں مذکور ہے بیعتِ رضوان اسی سلسلہ میں ہوئی تھی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب سلسلۂ خلافت شروع ہوا تو امتِ محمدیہ کے افراد نے سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ پہلے دن کی بیعت میں شامل نہ تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان میں سے ہر ایک سے فرمایا "أردت ان تشق عصا المسلمین" کہ کیا آپ اس طرح اسلامی وحدت اور مسلمانوں کی شیرازہ بندی کو توڑنا چاہتے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء صـ۴۷) جس پر ان دونوں بزرگوں نے بیعت کر لی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے بیعتِ خلافت کی اہمیت واضح ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد امت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ پھر حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ رضی اللہ عنہما کی پے در پے بیعت کی۔ اس طرح نظامِ خلافت جاری رہا اور مسلمانوں میں اتحاد قائم رہا۔ بعد ازاں جب خلافتِ راشدہ نہ رہی تو امت کے مختلف برگزیدہ انسانوں اور اولیاء اللہ کی بیعت کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں امام مہدی اور مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کی تلقین فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوٰے پر ایمان لانے والوں نے آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ:-

"میں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچانا چاہتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبتِ مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غمخوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالےٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل وجان تیار ہوں گے یہ ربانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔"

(اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر جماعتِ احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس روحانی پیوند کی تجدید کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قائم کیا تھا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے وصال پر ۱۹۱۴ء میں جماعتِ احمدیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ اس موقعہ پر ایک نہایت چھوٹی سی اقلیت نے جو روحانی اسرار سے پوری طرح واقف نہ تھی اور جو جماعتِ احمدیہ کو دنیوی سوسائٹیوں کی طرح ایک سوسائٹی تصور کرتی تھی اس بیعت سے انکار کیا بلکہ انہوں نے خلیفۂ وقت کی بیعت کو غیر ضروری قرار دیا۔ ان کے اسی اصرار کی بناء پر وہ غیر مبائعین قرار پائے اور اسی نام سے موسوم ہوئے۔ ان غیر مبائعین کو چھوڑ کر سب جماعت نے خلافتِ ثانیہ سے وابستگی اختیار کی اور حضرت خلیفۂ دوم رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

اب اللہ تعالےٰ کی تقدیر سے ۷/۸ نومبر ۶۵ء کی شب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا ہے اور جماعتِ احمدیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ کو خلیفہ منتخب کیا ہے اور ربوہ میں پہلے مجلس انتخاب کے جملہ ارکان نے اور پھر تمام دوسرے احمدیوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ جو دوست بیرونجات میں رہتے ہیں ان کا بھی فرض ہے کہ ان میں سے جو بھائی مرکزِ سلسلہ میں پہنچ کر خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر بیعت کر سکیں انہیں جلد از جلد ایسا کرنا چاہیئے۔ ہاں جو دوست کسی وجہ سے خود نہ پہنچ سکیں انہیں چاہیئے کہ خط کے ذریعہ یا فارم پُر کر کے خلیفۂ وقت کی تحریری بیعت کریں۔ اس بارے میں کسی قسم کا تساہل نہیں کرنا چاہیئے اور اسے معمولی بات نہ سمجھنا چاہیئے یہ ایک نہایت اہم اور ضروری بات ہے۔ یہ تجدید بیعت بھی اپنے اندر بے شمار روحانی فوائد رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی بیعت کو تولدِ ثانی قرار دیا ہے حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:-

"یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعت اس غرض سے ہے کہ تا وہ تقویٰ کہ جو اوّل حالت میں تکلف اور تصنع سے اختیار کی جاتی ہے دوسرا رنگ پکڑ لے اور بہ برکت توجہ صادقین وجذبہ کاملین طبیعت میں داخل ہو جائے اور اس کا جزء بن جائے اور وہ مشکوٰتی نور دل میں پیدا ہو جائے کہ جو عبودیت اور ربوبیت کے باہم تعلق شدید سے پیدا ہوتا ہے جس کو متصوفین دوسرے لفظوں میں روح قدس بھی کہتے ہیں جس کے پیدا ہونے کے بعد خدا تعالےٰ کی نافرمانی ایسی بالطبع بری معلوم ہوتی ہے جیسی وہ خود خدا تعالےٰ کی نظر میں بری و مکروہ ہے۔ اور نہ صرف خلق اللہ سے انقطاع میسر آتا ہے بلکہ بجز خالق و مالک حقیقی ہر یک موجود کو کالعدم سمجھ کر فنا نظری کا درجہ حاصل ہوتا ہے سو اس نور کے پیدا ہونے کے لئے ابتدائی ارتقاء جس کو طالب صادق اپنے ساتھ لاتا ہے شرط ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کی علتِ غائی بیان کرنے میں فرمایا ہے ھدًی للمتقین یہ نہیں فرمایا کہ ھدًی للفاسقین یا ھدًی للکافرین ابتدائی تقوےٰ جس کے حصول سے متقی کا لفظ انسان پر صادق آ سکتا ہے وہ ایک فطرتی حصّہ ہے کہ جو سعیدوں کی خلقت میں رکھا گیا ہے اور ربوبیتِ اولیٰ اس کی مربّی اور وجود بخش ہے جس سے متقی کا پہلا تولّد ہے مگر وہ اندرونی نور جو روح القدس سے تعبیر کیا گیا ہے وہ عبودیتِ خالصہ تامّہ اور ربوبیّت کاملہ مستجمعہ کے پورے جوڑ و اتصال سے بطرز ثمّ انشاناہ خلقاً آخر کے پیدا ہوتا ہے اور یہ ربوبیّتِ ثانیہ جس سے متقی تولّدِ ثانی پاتا ہے اور ملکوتی مقام پر پہنچتا ہے اور اس کے بعد ربوبیّتِ ثالثہ کا درجہ ہے جو خلقِ جدید سے موسوم ہے جس سے متقی ملکوتی مقام پر پہنچتا ہے اور تولّدِ ثالث پاتا ہے۔ فتدبر۔" (روحانی خزائن جلد ۳ حاشیہ صـ۵۵۸ تا صـ۵۶۰)

پس جماعت ہائے احمدیہ کے جملہ افراد کے لئے ضروری ہے کہ وہ روحانی برکات سے حصہ وافر لینے کے لئے حضرت خلیفہ ثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ کی بیعت کریں۔ یہ نہایت لازمی اور ضروری فریضہ ہے اللہ تعالےٰ سب کو توفیق بخشے۔ آمین۔

الفرقان کا حضرت فضلِ عمرؓ نمبر

ماہ نومبر کا الفرقان اپنی مقررہ تاریخ پر طبع ہو چکا تھا اب ضمیمہ کے ساتھ بارہ نومبر کو پوسٹ ہوا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال کے تعلق میں ماہنامہ الفرقان کا آئندہ شمارہ جو پس دسمبر ۶۵ء کو شائع ہو گا "حضرت فضلِ عمرؓ نمبر" ہو گا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اپنے مقالات اور منظوم کلام سے مستفید فرماویں۔ آخر نومبر تک ایسے مضامین مل جانے چاہئیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

ایڈیٹر الفرقان ربوہ

افراد جماعت کی دو اہم ذمہ داریاں

جملہ افراد کو وصیت کرنی چاہئے اور اپنی ساری زندگی تقویٰ سے بسر کرنی چاہئیے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے اپنی وفات کی اطلاع پاکر رسالہ الوصیت تحریر فرمایا۔ جس میں جماعت کے مستقبل اور سلسلہ کے عظیم الشان ترقی کے ذکر کے ساتھ ساتھ جماعت کو تاکیدی ہدایت فرمائی کہ وہ دنیا بھر میں اسلام کو قائم کرے اور اس اعلیٰ مقصد کے لئے جو حضور علیہ السلام کی بعثت کا بنیادی مقصد ہے پوری قربانی کرے۔ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہوں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔" (الوصیت صفحہ ۹)

جماعت احمدیہ کے قیام کا یہ مقصد عظیم کس طرح پورا ہو سکتا ہے؟ اور جماعت احمدیہ اس ذمہ داری سے کس طرح سبکدوش ہو سکتی ہے؟ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نرمی اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے کے علاوہ اپنے رسالہ میں خاص گر بیان فرمائے ہیں۔

اوّل۔ یہ کہ جماعت کے سب لوگ تقویٰ اور پرہیز گاری کی زندگی اختیار کریں اور اپنے نیک نمونہ سے عملی طور پر دنیا کے لوگوں پر ثابت کر دیں کہ وہ جس درخت کے پھل ہیں اس کی جڑیں گو زمین میں ہیں۔ لیکن اس کی شاخیں آسمانوں کی بلندیوں کو چھو رہی ہیں۔

دوم۔ یہ کہ تمام متقی اور مخلص احمدی اپنی آمد اور جائیداد کی اشاعت اسلام کے لئے ۱/۱۰ سے لے کر ۱/۳ تک وصیت کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کے اس نظام کو ایک امتحان اور منافقوں کے لئے گراں اور مشکل قرار دیا ہے۔ گو اس زمانہ کا یہ مالی جہاد ہے۔ جو ایک سچے احمدی کو کرنا چاہئیے۔ حضور علیہ السلام کے ارشاد اور ہدایت کے مطابق تقویٰ و پرہیز گاری کی زندگی بسر کرنا اور مسلسل مالی قربانی کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ جو قرآن کریم کی اشاعت۔ اسلام کی ترقی اور دنیا کی اور بہبود کا ان کی خدمت کا مقصد ہے۔

پس احمدی احباب کو وصیتیں کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئیے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جمعیۃ طلاب العربیہ کے زیر انتظام اہم تقاریر

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری مولانا ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ مولانا چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے جمعیۃ طلاب العربیہ کے زیر اہتمام عربی زبان میں خطاب فرمایا۔

مورخہ ۲ نومبر ۱۹۶۵ء کے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب فاضل۔ تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد خاکسار نے اجلاس گزشتہ کی روداد پیش کی۔ اسکے بعد مکرم صدر صاحب نے حاضرین سے محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب کا تعارف کروایا۔ جس کے بعد فاضل مقرر نے "الاسلام فی افریقیا" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ کی پر از معلومات تقریر اور اس کے بعد دلچسپ سوالات کا سلسلہ تقریباً ایک گھنٹہ کے قریب جاری رہا۔

اس سے پہلے جمعیۃ کے اجلاسوں میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب بھی بالترتیب "الحرب بین الھند والباکستان" اور "البلاد العربیۃ الحادث" کے موضوعات پر عربی زبان میں خطاب فرما چکے ہیں۔

جمعیۃ کے اجلاس ہر منگل کو منعقد ہوتے ہیں تقاریر کے علاوہ ان میں اکثر علمی اور تحقیقی مقالہ جات بھی پڑھے جاتے ہیں۔

(منیر الحق شاھد امین جمعیۃ طلاب العربیۃ بکلیۃ تعلیم الاسلام ربوہ)

مسئلہ کشمیر اور بھارت کا جارحانہ حملہ

غیر ملکی اخبارات کی نظر میں

متحدہ جمہوریہ عرب:

کشمیر کے سلسلے میں فوراً جنگ بندی اہم ہے لیکن کشمیریوں کا حق خود اختیاری اس سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک بنیادی اصول ہے ہٰذا دونوں ملکوں میں جنگ بندی اسلئے اہم ہے کہ ان میں امن و سکون کی فضا پیدا کی جائے اور وہ مسئلہ کشمیر حل کر سکیں۔ لیکن کشمیریوں کے حق خود ارادی کے اصول کو موجودہ زمانے کی جنگ بندی کی بھینٹ نہیں چڑھا دینا چاہئیے۔ دنیا بھر میں انقلابی عناصر نے اسی بنیادی اصول کی بناء پر جدوجہد شروع کی ہے اور وہ اسے استعمار کے خلاف سب سے طاقتور ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

الجمہوریہ۔ قاہرہ
۳۰ ستمبر ۱۹۶۵ء

برطانیہ:

پہلے کی طرح نئی دہلی اور راولپنڈی کے بارے میں سیاسی تدابیر پر زور نہیں ہونا چاہئیے تاکہ دونوں کو ٹھنڈا کیا جائے بلکہ پاکستانی موقف کو پورا کرنے کے لئے مکمل عہد ہونا چاہئیے۔ کیا بھارت اپنے اخلاقی دعووں کے ساتھ ان تعزیرات اور عالمی رائے عامہ کی عالمگیر ناپسندیدگی کے خلاف کھڑا ہو سکے گا یا نہیں، دیکھنے کے لائق ہے۔

اولڈ ھیم ایوننگ کرانیکل
(اداریہ) یکم ستمبر ۱۹۶۵ء

قومی اداروں سے بالاتر کسی ادارہ کو جو کافی طاقتور ہو اب دخل انداز ہو کر اس جنگ کو بڑھنے اور بڑھ کر توسیع تر جنگ بننے سے روکنا چاہئیے۔ اس ادارہ کو دونوں فریقوں پر مسئلہ کشمیر کا واحد حل عاید کرنا چاہئیے یہ کہ کشمیری اپنے طرز حکومت اور اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کریں۔ یہ حق خود ارادی کا قانون ہے۔

ایسٹ انیگلین ڈیلی ٹائمز
(اداریہ) ۳ ستمبر ۱۹۶۵ء

جو لوگ بھارت کو ناگوار شور دیتے ہیں انہیں خیال کیا جا رہا ہے اسی لئے بھارت کے کئی دوست اس وقت خاموش رہتے ہیں جب انہیں بولنا چاہئیے۔ بات یہ ہے کہ بھارت سابقہ صورت حال کی بحالی کے سوا ہر چیز کی بے جا مخالفت اور کشمیریوں کے حق خود اختیاری سے انکار کرنے کی ناانصافی پر ضد سے کام لے کر بالآخر اپنے آپ کو تباہ کرنے کا اچھا موقع پیدا کر رہا ہے۔

دی برمنگھم پوسٹ (اداریہ)
۲ ستمبر ۱۹۶۵ء

بھارتیوں نے ۱۹۵۷ء سے پہلے کئی بار رائے شماری کا وعدہ کیا تھا اور استصواب رائے عامہ ہی کشمیر میں حقیقی امن و سکون کے قیام یا بھارت اور پاکستان کے مابین اس معاملہ میں صلح و صفائی کی واحد امید ہے بھارتیوں نے اپنے سابقہ وعدوں سے پھر جانے کی کبھی بھی معقول وجوہات فراہم نہیں کیں۔

الیسٹرن ڈیلی پریس نادرچ۔ نارفک
۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء

اقوام متحدہ کے بھارتی نمائندہ چھاگلہ نے کہا ہے کہ "ہم بھارتی اقوام متحدہ کی تجاویز کو ہمیشہ قبول کرتے ہیں۔"

واقعی؟ ۱۳ سال ہوئے اقوام متحدہ نے بھارت سے کہا تھا کہ کشمیر میں . . . . رائے شماری کرائی جائے۔ بھارت کا اس سے انکار پاکستان کے ساتھ موجودہ تنازعے کا باعث ہے

چار سال ہوئے سلامتی کونسل کی اکثریت نے بھارت سے کہا تھا کہ وہ گوا پر حملہ بند کر دے۔ بھارت نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور گوا کو پامال کر دیا۔ مسٹر چھاگلہ کو یہ معلوم ہونا چاہئیے کہ دنیا بھارت کی اس منافقت سے تنگ آ چکی ہے۔

ڈیلی ایکسپریس لنڈن (ڈیلی اداریہ)
۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء

ہم بھارت کی طرفداری بے حد پسند کرتے اگر ہم ایسا کر سکتے۔ لیکن تنازعہ کشمیر میں وہ بُری طرح غلطی پر ہے

گارڈین (تبصرہ)
۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء

بھارت اور پاکستان میں جھگڑا، عارضی صلح کے باوجود اس کو ویسا ہی بڑا خطرہ ہے۔ جیسے یہ اتنی مدت رہا ہے نہ یہ مشرق و مغرب کا جھگڑا ہے نہ سیاہ و سفید قوموں کا بلکہ دو جمہوریتوں کے درمیان جھگڑا ہے جو اقوام متحدہ کا اختیار تسلیم کرتی ہیں۔ اقوام متحدہ پہلا قدم اٹھانے کے بعد اب اس عظیم کام سے نمٹنے پر مجبور ہے کہ کشمیر کے بے ڈھب مسئلے کا ایسا حل تلاش کیا جائے جس سے جنگ کا خطرہ دور ہو جائے محض ٹل نہ جائے۔

دی ڈیلی ٹیلیگراف (اداریہ)
۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے عطایاجات

(از صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ ربوہ)

— ۸ —

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعمیر کے لئے جن احباب نے دس روپے یا اس سے زائد ارسال فرمائے ہیں ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل اور برکات عطا فرمائے جو ازل سے اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت ادارہ سے وابستہ فرمائی ہیں۔

محمد احمد صاحب نمبر سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۱۳
(اس میں یک صد روپے کی رقم حاجی محمد یعقوب صاحب کی طرف سے ہے)
چوہدری نذیر احمد صاحب حلقہ سول لائن لاہور ۔۔۔ ۱۰۰
ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودہا ۔۔۔ ۱۰۰
چاہل نصیر احمد خان صاحب چک ۶۰/F خان پور ۔۔۔ ۱۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ علی انور صاحب انجینئر جیکب آباد ۔۔۔ ۱۰۰
میجر سید محمود احمد صاحب بخاری کراچی ۔۔۔ ۱۰۰
چوہدری غلام رسول صاحب بھوک ضلع منٹگمری ۵۰-۶۲
مکرم محمد سلیم صاحب کوہاٹ روڈ پشاور ۔۔۔ ۶۰
محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ کراچی ۔۔۔ ۵۰
محمود احمد صاحب ڈھاکہ ۔۔۔ ۵۰
کرنل ایم ایم شفیع صاحب راولپنڈی ۔۔۔ ۵۰
چوہدری نذیر احمد صاحب S.D.O چک ۷۲ رحیم یار خان ۔۔۔ ۴۰
سید داؤد مظفر شاہ صاحب نصرت آباد سٹیٹ ۔۔۔ ۳۹
چوہدری اللہ بخش صاحب بستی اللہ بخش ضلع رحیم یار خان ۔۔۔ ۳۰
محترمہ والدہ صاحبہ اخوند فیاض احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ ملتان ۔۔۔ ۳۰
محمد شریف صاحب حلقہ سلطان پورہ لاہور ۔۔۔ ۲۸
ڈاکٹر عبدالغنی صاحب مرحوم لاہور ۔۔۔ ۲۵
محمد اکرم صاحب محاسب گوجرانوالہ ۔۔۔ ۲۴
احمد الدین صاحب کھرپا ضلع سیالکوٹ ۔۔۔ ۲۴
محمود احمد صاحب شورکوٹ ضلع جھنگ ۔۔۔ ۲۰
محمد احمد صاحب تمیم سیالکوٹ از ابو فضل الدین صاحب ۔۔۔ ۲۰
خواجہ شمس الدین صاحب کوہ نور کالونی راولپنڈی ۔۔۔ ۲۰
حاجی عبدالکریم صاحب کراچی ۔۔۔ ۲۰
سعید داؤد احمد صاحب سٹور کلرک سوئی گیس ۔۔۔ ۲۰
خان عبدالحمید خان صاحب زیدہ ضلع پشاور ۔۔۔ ۲۰
حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ ۔۔۔ ۱۸
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور ۲۳-۱۷
محمد خورشید صاحب سیکرٹری مال منٹگمری ۔۔۔ ۱۵
عبدالحق صاحب پنڈی بھاگو ۔۔۔ ۱۵
محمد حسین صاحب محمد آباد سٹیٹ ۔۔۔ ۱۵

چوہدری نصیر احمد صاحب چک ۳۹ ڈی۔بی سرگودہا ۔ ۱۵ روپے
〃 〃 〃 ۔۔۔ ۱۵ 〃
سیکرٹری مال چک ۳۳ جنوبی سرگودہا ۔۔۔ ۱۵
سید صدیق احمد صاحب دلوبہ ناجرہ ۔۔۔ ۱۴ 〃
غلام رسول صاحب چک ۱۸۱ مراد بہاولپور ۔۔۔ ۱۴ 〃
سردار خاں صاحب موہلنکی ضلع گوجرانوالہ ۔۔۔ ۱۴ 〃
عبدالرحمن صاحب چٹانوالہ ضلع لائل پور ۔۔۔ ۱۴ 〃
رحیم بخش صاحب راولپنڈی ۔۔۔ ۱۲ 〃
رحیم بخش صاحب شہر سلطان مظفر گڑھ ۔۔۔ ۱۲ 〃
مرزا عبدالرحیم صاحب کراچی ۔۔۔ ۱۲
مبارک احمد صاحب ززگڑی ضلع گوجرانوالہ ۔۔۔ ۱۱
سیکرٹری صاحب مال مری روڈ راولپنڈی ۔۔۔ ۱۱
شیخ محمد اقبال صاحب ایڈووکیٹ دیپالپور ۔۔۔ ۱۰
بشیر احمد صاحب سنوری احمد پور سیال ضلع جھنگ ۔۔۔ ۱۰
عبدالرؤف صاحب لاہور چھاؤنی منجانب امیر بیگم صاحبہ ۔۔۔ ۱۰
صوبیدار محمد شفیع صاحب ۔۔۔ ۱۰
عبداللطیف صاحب چاہ کھاگانوالہ از چوہدری بخت علی صاحب ضلع ملتان
از احمد علی خان صاحب ۔۔۔ ۱۰
حکیم عبداللہ صاحب سبزمنڈی کنارہ دریا جہلم ۔۔۔ ۱۰
مستری عبدالرحیم صاحب ریج ورکشاپ جہلم از ماسٹر عبدالحلیم صاحب ۔۔۔ ۱۰
میاں عطاء اللہ صاحب چک ۱۶۳/W.B ملتان ۔۔۔ ۱۰
مکرم محمد نواز صاحب لاہور چھاؤنی از صوبیدار محمد شفیع صاحب ۔۔۔ ۱۰
احمد علی صاحب دارالذکر لاہور ۔۔۔ ۱۰
محمد احمد صاحب پاک فضائیہ سکیسر ۔۔۔ ۱۰
فیض محمد صاحب سیکرٹری مال نواب شاہ ۔۔۔ ۱۰
مبارک احمد صاحب ززگڑی ضلع گوجرانوالہ ۔۔۔ ۱۰
چوہدری منصور احمد صاحب معرفت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ ۔۔۔ ۱۰
فضل الدین صاحب ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰
سید محمود احمد صاحب بخاری لاہور ۔۔۔ ۱۰
محمد نواز صاحب لاہور چھاؤنی از صوبیدار محمد شفیع صاحب ۔۔۔ ۱۰

مرزا عبدالرحمن صاحب کراچی از بیگم صاحبہ سیٹھ معین الدین صاحب ۔۔۔ ۱۰
صوفی غلام محمد صاحب چک ۲۷۰-الف کاچیلو ضلع تھرپارکر ۔۔۔ ۱۰
حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹ ۔۔۔ ۱۰
کیپٹن شیر محمد صاحب چک ۹ گوربخش پور گجرات ۔۔۔ ۱۰
غلام رسول صاحب چک ۲۰۱ لائل پور ۔۔۔ ۱۰
رحم دین صاحب معرفت نواب مسعود احمد صاحب ربوہ ۔۔۔ ۱۰
عزیزہ بیگم صاحبہ لیڈی ویلفیئر ورکر کیمل پور ۔۔۔ ۱۰

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۹۶۲:- میں مبارک احمد مجوکہ ولد ملک شیر محمد صاحب مجوکہ پیشہ طالب علم عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ر اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں۔ کیونکہ والد صاحب بفضلہ خدا تعالیٰ بقید حیات ہیں میں پڑھتا ہوں میرے تمام اخراجات کے کفیل بھی والد صاحب ہی ہیں مجھے اس وقت مبلغ بیس روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو بھی آمد ہوگی۔ یا جائداد پیدا کروں۔ اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی آئندہ آمد اور جائداد کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

العبد:- مبارک احمد مجوکہ پسر ملک شیر محمد صاحب مجوکہ نزد واٹر ہاؤس ملتان شہر۔

گواہ شد:- شیر محمد مجوکہ (والد موصی)

گواہ شد:- عبدالباسط شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان ابن عبدالرحیم صاحب درویش

مثل نمبر ۱۷۹۶۳:- میں رشیدہ خاتون زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ سمابہ ڈاکخانہ کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ر اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ حق مہر -/۴۰۰۰ روپیہ جو کہ میں وصول کر چکی ہوں۔ زیورات طلائی چوڑیاں آٹھ تولہ گلے کا ہار پانچ تولہ گلے کا ہار ۴ تولہ۔ کانٹے ایک تولہ جھمکے ڈیڑھ تولہ انگوٹھیاں ۲ عدد وزنی ڈیڑھ تولہ کل وزن ۲۱ تولہ قیمت اندازاً -/۲۵۲۰ روپے کل جائداد -/۶۵۲۰ روپے۔

خاکسار- رشیدہ خاتون

گواہ شد:- CH. NAZIR AHMAD
H/o Rashida Khatoon.
20/8/65
(چوہدری نذیر احمد- خاوند موصیہ)

گواہ شد- محمد اشرف ناصر مربی جماعت احمدیہ- رحیم یار خان۔
۲۰/۸/۶۵

درخواستِ دعا

برادرم صابر احمد خلیل نے پشاور یونیورسٹی سے بی ایس سی آنرز (جیالوجی) کا امتحان دیا ہے۔ جملہ احباب سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مختار احمد شاہ خلیل انسپکٹر بیت المال ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا عہدِ خلافت اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان برکتوں رحمتوں اور فضلوں سے معمور تھا

اللہ تعالیٰ خلافت کے نئے دور کو بھی اپنی عظیم الشان برکتوں غیر معمولی کامیابیوں اور بے انتہا نصرتوں سے معمور فرمائے

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ اور بعض دیگر ادارہ جات کی قرار دادیں

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے اپنے غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۱۵/۱۱ میں حسبِ ذیل قرارداد تعزیت بالاتفاق منظور کی ہیں

"اہالیان ربوہ اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نور اللہ مرقدہٗ) کے وصال پر بے حد مغموم و محزون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کے مقدس عہد خلافت [illegible] ہیں جن بے شمار عظیم برکتوں سے نوازا ہے ان پر ہم سب اللہ تعالیٰ کی جناب میں جذبات صد تشکر و امتنان سے لبریز ہو کر حضور کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا گو ہیں۔ اور سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ ام متین صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کے ساتھ اس صدمہ میں دلی طور پر شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی خاص برکات سے ہمیشہ نوازتا رہے۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نیز محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے حضور رضی اللہ عنہ کی لمبی علالت میں فرائضِ عیادت جس غیر معمولی خلوص۔ محنت، جانفشانی، قربانی اور ایثار نفس کے ساتھ ادا فرمائے۔ ان کے لئے ہم سب تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے ان کو بہترین جزا بخشے آمین۔

اللہ تعالیٰ خلافت کے اس نئے دور کو اپنی عظیم الشان برکتوں، غیر معمولی کامیابیوں اور بے انتہا نصرتوں سے معمور فرمائے۔ اور اس کا مبارک سایہ ہم پر خارق عادت طور پر ممتد کر دے اور اسلام اور احمدیت کے عالمگیر غلبہ اور فتح کے وہ سارے وعدے پورے ہوں۔ جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمائے ہیں۔ آمین یا"

(ہم ہیں ممبران لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

طالبات جامعہ نصرت ربوہ

بتاریخ ۱۳ نومبر بوقت صبح ساڑھے آٹھ بجے محترمہ پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت کی موجودگی میں تمام طالبات جامعہ نصرت کا ایک ہنگامی اجتماع ہوا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت طیبہ پر مختصر طور پر روشنی ڈالی گئی محترمہ پرنسپل صاحبہ نے حضور رضی اللہ عنہ کے متعلق انتہائی خلوص اور گہرے جذبات کا اظہار کیا۔ اور آپ کے فیوض و برکات کا تذکرہ کیا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور کی گئی۔

"ہم طالبات جامعہ نصرت محزون دلوں اور اشکبار آنکھوں سے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر اظہار تعزیت کرتی ہیں۔ ہم آج اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند ارجمند اور حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے نورِ نظر اور زمرہ خلفاء کے درخشندہ و تابندہ گوہر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جدائی پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین مقام میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے

ہم اس انتہائی صدمہ کے موقع پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ نیز آپ کے جملہ برادران و ہمشیرگان اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں"۔

(ممبران گرل کالج سٹوڈنٹس کونسل جامعہ نصرت ربوہ)

حکومت پاکستان کی نئی نشریاتی پالیسی کا اعلان

انگریزی کی بیشتر نشریات بند کر دی جائیں گی،

راولپنڈی۔ ۱۵ نومبر۔ وزیر اطلاعات و نشریات خواجہ شہاب الدین نے کل نئی براڈکاسٹنگ پالیسی کا اعلان کر دیا۔ اس کے مطابق جنگ کے دوران عوام اور ریڈیو میں جو رابطہ اور ہم آہنگی پیدا ہو گئی ہے اسے برقرار رکھا جائے گا اور دونوں قومی زبانوں میں زیادہ سے زیادہ پروگرام اور خبروں کے مزید بلیٹن نشر کئے جائیں گے۔ خبروں کے دو اور انگریزی بلیٹن بند کر دیئے جائیں گے اور رات ۸ بجے کی خبروں کے سوا تمام بلیٹن دس منٹ کے ہوا کریں گے۔ مقامی ریڈیو سٹیشنوں کے انگریزی بلیٹن بھی بند کر دیئے جائیں گے۔

قرآن مجید کو ایک جامع ضابطہ حیات کے طور پر پیش کرنے پر زور دیا جائے گا۔ ریڈیو کی آواز کو ملک کے دور دراز علاقوں میں پہنچانے کے لئے ایک ایک ہزار کلوواٹ کے دو نئے ٹرانسمیٹر نصب کئے جائیں گے اس کے علاوہ ریل گاڑیوں میں ریڈیو سیٹ نصب کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

نشریات کی نئی پالیسی میں تعلیم، معلومات اور تفریح کو بنیاد بنایا گیا ہے اور ان تینوں شعبوں کو موثر بنانے کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں۔ تفریحی پروگرام میں اب فلمی گانے شامل نہیں ہوں گے

وزیر اطلاعات و نشریات خواجہ شہاب الدین نے کل ایک پریس کانفرنس میں نئی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ نئی پالیسی کی بنیاد اس بات پر ہے کہ ریڈیو پاکستان عوامی رابطہ کا ایک ذریعہ ہے اور اس کے پروگراموں کا ہر لمحہ عوام کے فائدے کے لئے استعمال ہونا چاہیئے

انھوں نے کہا کہ ریڈیو پاکستان کی خبریں نشر کرنے کی پالیسی نئے سرے سے مرتب کی گئی ہے آئندہ رات ۸ بجے کے بلیٹن کے علاوہ خبروں کے دوسرے تمام بلیٹن دس منٹ کے ہوا کریں گے۔ خبروں کے بلیٹن اردو اور بنگالی میں ہوں گے انگریزی کے بلیٹن بند کر دیئے جائیں گے اس کے علاوہ مختلف سٹیشنوں سے انگریزی خبروں کے مقامی بلیٹن بھی ختم کر دیئے جائیں گے۔ ریڈیو پاکستان ۱۵ نومبر سے انگریزی کے صرف دو بلیٹن نشر کرے گا۔ ایک صبح ۷ بج کر ۱۵ منٹ پر اور دوسرا رات کو ۸ بجے۔

کارخانوں کی بھاری مشینری پاکستان میں تیار ہو گی،

پاکستانی کارکن تربیت کے لئے چین بھیجے جائیں گے

کراچی ۱۵ نومبر کل یہاں چین اور پاکستان کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے جس کے تحت چین پاکستان کو بھاری مشینری کا کارخانہ قائم کرنے میں مدد دے گا۔ معاہدے میں کارخانے کے پیداواری پروگرام اور دوسرے ٹیکنیکل امور کی تفصیلات شامل ہیں۔

معاہدے پر مکینیکل انجینئرنگ کے چینی ماہرین کے گروپ کے قائد مسٹر چیانگ تائی اور مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے جنرل منیجر مسٹر ایم اے باسط نے دستخط کئے۔ یہ سمجھوتہ دونوں حکومتوں کے درمیان اقتصادی اور فنی تعاون کے معاہدے کا ایک حصّہ ہے جو اس سال فروری میں طے پایا تھا۔

اس معاہدہ کے تحت چینی ماہرین مغربی پاکستان میں بھاری مشینری کا ایک کارخانہ قائم کرنے میں مدد کریں گے جس میں چینی سیمنٹ، پریشر بائیلرز، ریلوے کا سامان اور دوسری فیکٹریوں کی مشینری تیار کی جائے گی۔ اس کارخانے میں جو سامان تیار ہو گا وہ دوسری بھاری مشینوں کے آلات کی تیاری میں مدد دے گا۔ کارخانے میں ہر سال پندرہ ہزار ٹن مقدار کا سامان تیار ہو گا اور اس میں ۲۶۰۰ مزدور کام کریں گے اسی منصوبے کے تحت پاکستان کے مزدوروں اور ہنرمندوں کے لئے ایک انسٹی ٹیوٹ بھی قائم ہو گا۔ اس کے علاوہ تربیت کے لئے پاکستانی کارکن چین بھی بھیجے جائیں گے

80
بمکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ایگری
اسسٹنٹ کاٹن مارکیٹ
پوسٹ بکس نمبر 8 ملتان